بسم اللہ الرحمن الرحیم

چوری کے جانور کی قربانی کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ہم نے جانور خریدا، اور جانور خریدنے کے بعد علم ہوا، کہ یہ چوری کا ہے، تو کیا ایسے جانور کی قربانی کر سکتے ہیں؟

جواب

چوری کے جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں؛ بلکہ مالک کو واپس کیا جائے، اور اگر وہ نہ ہو، تو اس کے وارثوں کو، اور ان کا بھی پتا نہ چل سکے، تو فقرا کو دیا جائے۔ چوری کے مال کے متعلق امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "چوری کا مال دانستہ خریدنا حرام ہے بلکہ اگر معلوم نہ ہو مظنون ہو جب بھی حرام ہے مثلاً کوئی جاہل شخص کو اس کے مورثین بھی جاہل تھے کوئی علمی کتاب بیچنے کو لائے اور اپنی ملک بتائے اس کے خریدنے کی اجازت نہیں اور اگر نہ معلوم ہے نہ کوئی واضح قرینہ تو خریداری جائز ہے، پھر اگر ثابت ہو جائے کہ یہ چوری کا مال ہے تو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ مالک کو دیا جائے اور وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو، اور ان کا بھی پتہ نہ چل سکے تو فقراء کو۔" (فتاوی رضویہ، ج 17، ص 165، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5083

تاریخ اجراء: 22ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/08جون 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net